© rasailojaraid.com

تاریخِ جہانگیر

قسط نمبر ۳

(عبدالرؤف خاں، ایم، اے تاریخ)

صفحہ ۲۲۹ پر یہ فقرہ غور طلب ہے۔۔۔ کہ اس کے دو رقیبوں میں سے ایک کا دوسرے کے ساتھ خاتمہ ہو جائے" فقرہ کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں ساتھ ساتھ ختم ہو جائیں جبکہ فقرہ یوں ہونا چاہئے تھا" کہ اس کے دو رقیبوں میں سے ایک کا دوسرے کے ہاتھ سے خاتمہ ہو جائے اس فقرہ کے بعد انگریزی کے حسبِ ذیل جملہ کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

"The gravity of The Deccan situation at length decided Jahangir to comply with Shah Jahan's demand' (P.P. 283-84)

اسی صفحہ پر۔۔۔ اور عوام پر کتنا خوف طاری ہوا ہو گا" کی بجائے "اور امراء اور عوام پر کتنا خوف طاری ہو گا" ہونا چاہئے تھا۔ صفحہ ۳۲۹-۳۳۰ پر "اور شہر کو ان خوبصورت عمارتوں کے جو گذشتہ بیس سال میں تعمیر ہوئی تھیں" ہونا چاہئے معلوم ہوتا ہے پروف ریڈنگ کی زحمت نہیں فرمائی گئی۔ صفحہ ۳۳۲ پر شہزادہ خسرو کی وفات کے سلسلے میں ایک جملہ یوں شروع ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس طرح ایک اپنے عہد کی سب سے زیادہ قابلِ رحم ہستی کا خاتمہ ہوگیا' کی بجائے 'اس طرح اپنے عہد کی ایک سب سے زیادہ قابلِ رحم ہستی کا خاتمہ ہوگیا۔ صفحہ ۲۲۶ پر 'ان مسالوں سے تعمیر کرایا تھا' کی بجائے 'ان مصالحہ سے تعمیر کرایا تھا' نیز صفحہ ۲۲۹ پر 'شاہ عباس نے مغل کمانڈر کو رشوت دینے کی کوشش کی' کی بجائے "شاہ عباس نے مغل کمانڈر مرزا غازی بیگ کو رشوت دینے کی کوشش کی' ہونا چاہیے۔ صفحہ ۲۳۲ کا پہلا ہی لفظ 'یادگیر' نہ ہو کر 'یادگار' (سے yadgar) ہے۔ صفحہ ۲۴۲ پر 'دو سال بعد مغل سفیر تحفوں۔ ۔ ۔ ۔' کی بجائے 'دو سال بعد مغل سفیر خان عالم تحفوں ۔ ۔ ۔' اور صفحہ ۲۴۲ پر صفحہ ۲۴۳ کے بقیہ حاشیہ میں 'بنجاروں یا کھیلوں کو دیکھا' کی بجائے ۔ ۔ ۔ 'بنجاروں یا قافلوں کو دیکھا' ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ کے اسی حاشیہ میں "صبح ہمیں بنجاروں کا ایک ٹنڈا ملا۔" اس فقرہ میں 'ٹنڈا' کی بجائے 'ٹانڈا' (Tanda) ہونا چاہیے۔ لفظ 'ٹنڈا' یہاں بے معنی ہے کیونکہ 'ٹنڈا' کو بالکسر تائے ثقیلہ پڑھا جائے تو اس کے معنی 'ایک قسم کا پھل جس کی ترکاری بنتی ہے' ہوگا اور اگر 'ٹ' بالضم پڑھا جائے تو معنی 'کنجہ یا ہاتھ کٹا' ہوں گے۔

صفحہ ۲۵۳ پر 'شاہجہاں نے اپنے تجربہ کار فوجی دستوں کے ساتھ مانڈو سے اس امید پر روانہ ہوا' کی بجائے 'شاہجہاں نے اپنے تجربہ کار فوجی دستوں کے ساتھ مانڈو سے اس امید پر روانہ ہوا' اور صفحہ ۲۵۴ پر 'دونوں فوجوں میں لڑائی کو زیادہ دیر ہوئی تھی' کی بجائے 'دونوں فوجوں میں لڑائی کو زیادہ دیر نہ ہوئی تھی' نیز صفحہ ۲۵۵ کے حاشیہ پر میں 'ابراہیم حسین' 'عزیز اللہ' اور 'نورالدین علی' کی بجائے 'نورالدین قلی' ہونا چاہیے۔ صفحہ ۲۵۶ کے حاشیہ نمبر ۲ پر 'سید ہوا کو دو ہزار ذات اور ایک ہزار سوار کے منصب ترقی دی گئی مکرم خاں کو پانچ ہزار اور دو ہزار پر' خواجہ قاسم کو ایک ہزار چار سو پر۔' بجائے 'سید بہوا (Bahwa) کو دو ہزار ذات اور ایک ہزار پانچ سو پر۔ ۔ ۔ ۔' نیز اسی حاشیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ... امان اللہ کو تین ہزار ذات و سوار پر ترقی دی گئی تھی ... ' کی بجائے ' ... امان اللہ کو تین ہزار ذات و سوار اور پھر چار ہزار ذات و سوار پر ترقی دی گئی تھی ... ' ہونا چاہیے۔ صفحہ ۳۰۹ پر "پرویز کی آمد کے زیر عنوان" ... ' شاہجہاں سے زیادہ بلند کرنے کے لئے آگے آ سکے ... ' کی بجائے ' شاہجہاں سے زیادہ بلند کرنے کے لئے آگے آسکے ... ' ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ پر اور اسی عنوان کا پہلا جملہ یوں ہے جو بظاہر صحیح ہے "گیارہ کو شہزادہ پرویز دریائے ہنڈن پر پہنچ گیا۔" اب آپ اس کا انگریزی کے اصل فقرہ سے مقابلہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ تاریخی و جغرافیائی اعتبار سے فاضل مترجم کے سہو بنا قلم نے ایک بڑے قصبہ کو دریا بنا دیا۔ انگریزی فقرہ یہ ہے۔ .....

"On the 11th at Hindaun arrived Prince Parveez" P. 309 IIIrd E.d.

(ہنڈون ضلع سوائی مادھوپور راجستھان میں دہلی، بمبئی ریلوے لائن پر ایک اسٹیشن ہے، جو عہد سلطنت سے مغل حکومت کے زوال تک بیانہ و ہنڈون کے نام سے ایک پرگنہ رہا ہے جو مغل عہد میں جنوبی ہند کو جانے والی شاہراہ پر واقع تھا) اسی صفحہ پر اعتبار خاں کے منصب کو چھ ہزار ذات اور تین ہزار سوار کی بجائے چھ ہزار ذات اور پانچ ہزار سوار لکھنا چاہیے تھا۔

..... صفحہ ۳۵۸ پر کلیادہا کے قریب جنگ کی نوبت آئی تو رستم خاں، برقنداز خاں کئی دوسرے افسروں کے ساتھ غنیم سے جا کر مل گئے ... ' کی بجائے ' کلیادہا کے قریب جنگ کی نوبت آئی تو رستم خاں اور برقنداز خاں کئی دوسرے افسروں جیسے محمد مراد بدخشی وغیرہ کے ساتھ غنیم سے جا کر مل گئے ... ' اور صفحہ ۳۵۹ پر ۱۶۱۲ء میں دکن روانہ ہوتے وقت ... ' کی بجائے ۱۶۳۲ء نیز اسی صفحہ پر ... ' اور شاہجہاں کی بیگم ممتاز محل کی ایک بھتیجی ' کے شوہر دیوان صفی کے ساتھ ... ' کی بجائے ' ....

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور شاہجہاں کی بیگم ممتاز محل کی ایک بہن کے شوہر دیوان صفی کے ساتھ؛ حالانکہ دیوان صفی شاہجہاں کا ہم زلف تھا۔ ص۳۲۶ پر ... نازخاں افغان اور دوسرے افسروں سے مل کر ...' کی بجائے ... نازخاں افغان اور دوسرے افسروں سپاہیوں سے مل کر ...' ہونا چاہئے تھا۔

ص۳۶۱ پر 'سرزہ' اور 'ابدرے کا لیجہ' کی بجائے 'شرزہ' اور 'ایلدرے کا ماچہ'، نیز ص۳۶۲ پر '... مناسب اخراجات دیئے گئے' کی بجائے '... مناسب اعزازات کئے گئے' ہونا چاہئے تھا۔ ص۳۷۰ پر 'لاچار مغرور باقی کا ساتھ ...' کی بجائے 'لاچار مغرور باغی کا ساتھ ...' لکھنا چاہئے تھا۔ ممکن ہے کاتب نے 'باغی' کو 'باقی' بنا دیا ہو۔

ص۳۸۳ پر دو عنوان اس طرح تحریر کئے ہیں 'احمد نگر کا محاصرہ' تشریح کے بعد دوسرا عنوان 'نیز بیجاپور کا'۔ دراصل یہ دو عنوان نہ ہو کر صرف ایک ہی عنوان ہے جو یوں ہے۔ "احمد نگر نیز بیجاپور کا محاصرہ" جسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ص۳۸۴ پر برہانپور کے محاصرہ کے تحت ایک فقرہ اس طرح لکھا ہوا ہے "... اور لال قلعہ میں خیمہ زن ہو کر قلعہ کی تسخیر کا منصوبہ بنایا" معلوم نہیں برہانپور کے قرب وجوار میں لال قلعہ کس نے اور کب تعمیر کروایا؟ فی الحقیقت یہاں 'لال قلعہ' کی بجائے لال باغ Lal Bagh ہونا چاہئے تھا۔

ص۴۰۲ پر 'نور جہاں کے سکھانے جہانگیر نے مہابت خاں کو یہ یقین دلایا ...' کی بجائے 'نور جہاں کے سکھانے پر جہانگیر نے مہابت خاں کو یہ یقین دلایا ...' ہونا چاہئے۔ ص۴۱۲ پر ... ۳۰ رمضان ۱۰۳۵ھ کی بجائے ۲۷ رمضان ۱۰۳۶ھ، اور اسی صفحہ پر 'منتخب سپاہی تعینات تھے جو پورے طور دفاع کے لئے تیار تھے ...' فقرہ کے بعد انگریزی کے حسب ذیل فقرہ کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔

The garrison comprised Between 3,000

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

and 4,000 horse and 10,000 infantry...
PP. 362 III Ed.

نیز اسی صفحہ پر "قلعہ تحفہ" کے سلسلہ میں فوٹ نوٹ ۸ نہیں دیا گیا۔ ص۲۱۴ پر ایک فقرہ ملاحظہ فرمائیے "..... کچھ دُور تک تو حسب وعدہ تحفہ کا راستہ اختیار کیا...، قارئین ہمارے ملک کے اٹلس میں تحفہ کو ڈھونڈھنے کی خود ہی زحمت فرمائیں۔ دراصل "تحفہ" کی بجائے "تھٹہ" ہونا چاہیے۔ ص۲۱۶ پر شہزادہ پرویز کے انتقال کا سن ۱۶۳۶ کی بجائے ۱۶۲۶ء ہونا چاہئے۔ ص۲۲۱ کا حاشیہ ۵ میں کئی اغلاط ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے "... شاہی حکم سے ایک چیلے کے لئے تعمیر کی تھی" یہاں "بیٹے" کے بعد اس کا نام "مراد" کتابت سے رہ گیا ہے۔ ص۲۲۴ پر "بایسنغر" کا املاء "بایسا نغر" لکھا ہے۔ ص۲۲۵ کے تینوں حاشیوں میں چند نقائص موجود ہیں۔ ص۲۲۸ پر "تاریخ دسیہ کاریوں اور سیاحوں کی جعل سازیوں نے..." کی بجائے "تاریخی وسیہ کاریوں اور سیاحوں کی حکایتوں نے..." نیز اسی صفحہ کے حاشیہ میں ..." اچانک ایک سائیس اور دو میرے آگئے..." کی بجائے "... اچانک ایک سائیس اور دو کہار میرے سامنے آگئے..." اور اسی حاشیہ میں "... بیروں کے پیر کی نس کاٹ کر..." کی بجائے "کہاروں کے پیروں کی نس کاٹ کر..." ہونا چاہیے۔

ص۲۲۹ پر "... کہ وہ دل راسخ العقدہ مذہبی ..." کی بجائے "... کہ وہ دل سے راسخ العقیدہ مذہبی..." اور اسی صفحہ کے حاشیہ ۲ کی اس عبارت کے بعد... "اور محمدؐ کا مذہب بالکل جھوٹا اور افسانوی ہے" قوسین میں تردیدی کلمات لکھنا ضروری تھا۔ اسی فقرہ کے بعد دوسرا فقرہ اس طرح ہے "... اس نے اپنے مرحوم بھائی کے تین لڑکوں کو جزویٹ اور عیسائی پادریوں سے تعلیم دلانے کا حکم دیا" ص۲۳۱ پر لکھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ص۲۲۹ کے اختتام پر جلد اول صفحات ۱۸۸ تا ۱۹۵ سے پہلے "اسطوریہ ہو گز" ہونا چاہیے۔ ص۲۲۹ پر بقیہ حاشیہ ۲۲۹ میں "ہندو مذہب کے متعلق" عنوان کی بجائے "ہندو مذہب کے متعلق نظریہ" ہونا چاہیے۔ ص۲۳۱ پر جہانگیر کے سلسلہ میں ایک فقرہ اس طرح ملتا ہے "ذہنی طور پر اس کا عمدہ تصوف یا دیانت تھا جس پر وہ جیسدروپ یا دوسرے درویشوں سے گفتگو کر کے خوش ہوتا تھا" یہ یوں ہونا چاہیے تھا "ذہنی طور پر وہ تصوف یا دیانت کا معترف تھا جس پر وہ جیدروپ اور دوسرے دانشوروں سے گفتگو کر کے خوش ہوتا تھا۔"

ص۲۳۲ کے ہی حاشیہ ۴ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کی دربار میں طلبی کا سن ۱۶۲۷ء دیا ہے۔ جبکہ یہ واقعہ ۱۶۱۹ء کا ہے ص۲۳۲ پر بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۱ میں "انی رائے دلانی" کی بجائے "انی رائے سنگھ دلانی" اور ص۲۳۳ پر بقیہ حاشیہ میں "جینیوں" کی بجائے "جینیوں" اور "اس زمانہ کی جینیوں میں کتابوں میں ....." کی بجائے "اس زمانہ کی جینیوں کی کتابوں میں ....." نیز اسی صفحہ کے حاشیہ ۷ میں "بہت زوردار اور ہے" کی بجائے "بہت زوردار اور قطعی ہونا چاہیے۔ ص۲۳۵ پر "تین سال پہلے اس نے اور انسانی ہمدردی کا فرمان ....." کی بجائے "تین سال پہلے اس نے انسانی ہمدردی کا ایک اور فرمان ....." ہونا چاہیے تھا نیز اسی صفحہ پر "یہ قبیح رسم جو بگڑے ہوئے دربار سے بنو امیہ کے دربار میں آئی تھی ....." کی بجائے "یہ قبیح رسم جو بگڑے ہوئے بازنطینی دربار سے بنو امیہ کے دربار میں آئی تھی۔" اور ص۲۳۶ میں "اورنگ زیب نے بھی نا کرنے کی ممانعت کر ....." کی بجائے "اورنگ زیب نے بھی نامرد کرنے کی ممانعت کر دی کر ....." ہونا چاہیے تھا۔

ص۲۴۲ پر "حکومت کے مکتوب بنام سکریٹری صدر بورڈ آف ریونیو مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۴۶ء میں درج ہیں ....." کی بجائے "..... حکومت کے مکتوب بنام قائم مقام سکریٹری صدر بورڈ آف ریونیو ۲۳۴۶ آف ۱۸۴۶ء مورخہ ۱۴ اگست

© rasailojaraid.com

میں درج ہیں ..... ' تحریر ہونا چاہیے تھا۔ صفحہ ۲۴۴ پر دو جگہ 'ماثر رحیمی' کو 'تاثر رحیمی'
لکھا گیا ہے۔ نیز اسی صفحہ پر محمد عبدالباقی نہاوندی کو عبدالباقی نہاوندی۔
صفحہ ۲۴۵ پر ہے '..... شاعروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی تحقیقات کے بکثرت
نمونے جو خان خاناں کی سرپرستی میں فروغ پا رہے تھے" کی بجائے '..... شاعروں کے
حالاتِ زندگی اور ان کی تخلیقات (تصنیفات، کیونکہ تخلیقات خداوند کریم کے ساتھ مخصوص
ہے) کے بکثرت نمونے دیئے ہیں، جو خان خاناں کی سرپرستی میں فروغ پا رہے تھے" کی بجائے
..... شاعروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی تخلیقات (تصنیفات، کیونکہ تخلیقات خداوند
کریم کے ساتھ مخصوص ہے) کے بکثرت نمونے دیئے ہیں، جو خان خاناں کی سرپرستی میں فروغ
پا رہے تھے"..... اور صفحہ ۲۴۶ پر '..... خاص کر جہانگیر، معتمد خاں کے بیانات پر مبنی ہے
' کی بجائے '..... خاص کر جہانگیر، معتمد خاں اور کامگار کے بیانات پر مبنی ہے۔
.....' نیز صفحہ ۲۴۷ پر 'گرافٹ ف' اور 'میجر ارڈن' کی بجائے 'گرانٹ ڈف اور میجر اے
گارڈن' ہونا چاہیے۔ صفحہ ۲۴۹ پر '..... بہادروں کے نام بیان کئے گئے ہیں .....'
کی بجائے '..... بہادروں کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں .....' لکھنا چاہیے۔ صفحہ ۲۵۱
پر 'بندیلیوں کے بنا ولی' کی بجائے 'بندیلیوں کی بنا ولی' اور صفحہ ۲۵۴ پر 'سولینی س
(Lowleyton) پیدا ہوا اور جولائی ۱۵۹۸ء میں .....' کی بجائے 'تولیٹن
میں پیدا ہوا اور جولائی ۱۵۹۳ء میں .....' ہونا چاہیے۔
صفحہ ۵۵-۲۵۴ پر سر طامس رو کے بارے میں یوں لکھا ہے "نومبر ۱۶۱۶ء میں وہ
بادشاہ کے ساتھ مانڈو گیا اور وہاں ۱۶۱۸ء کے آخر میں احمد آباد" کی بجائے 'نومبر ۱۶۱۶ء
میں وہ بادشاہ کے ساتھ مانڈو گیا اور پھر ۱۶۱۶ء کے آخر میں احمد آباد۔ اس پیراگراف کے
آخر میں "Reached England in 1619'
کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ صفحہ ۲۵۵ پر 'ٹیری' کے بارے میں ایک فقرہ یوں ہے "..... اور

© rasailojaraid.com

۱۰ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ڈاؤنس (Downs) پہنچ گیا" کی بجائے ... "۱۰ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ڈاؤنس (Downs) پہنچ گیا" ... صفحہ ۴۵۶ پر "پیٹر ڈیلا ویل" کو "پیٹیر ڈیلا ویل" اور "سیر وڈ ڈیلا ویل" لکھا ہے، نیز اسی کے سلسلہ میں ایک فقرہ یوں لکھا ہے "... اور ۱۶۱۶ء میں ایشیائے کوچک اور مصر کا ایران ہوتے ہوئے سفر کیا" جسے یوں ہونا چاہئے "... اور ۱۶۱۶ء میں ایشیائے کوچک ہوتے ہوئے مصر کا اور ایران ہوتے ہوئے فلسطین کا سفر کیا"۔ اسی طرح صفحہ ۴۵۹ پر "پائی ارڈ ڈیلا ول" کو "پائی راوڈ وی لا ال" لکھا ہے۔ صفحہ ۴۶۱ پر اورنگ زیب کا عہد (۱۶۵۸-۱۷۱۷ء) لکھا ہے جسے (۱۶۵۸-۱۷۰۷ء) ہونا چاہئے۔ صفحہ ۴۶۲ پر "جین بیپ ٹائز ٹیورنیر" آبون کے بیرن کا سفر نامہ ہند" کو "جین بیپ ٹا نیر نیور نیر آبون کے بیرون سفر نامہ" لکھا ہے جو مہمل ہے۔ اسی صفحہ پر "سنڈ لیلو" کو "سنڈ لسو" لکھا ہے۔ اور صفحہ ۴۶۳ پر "ریچرڈ کا ناک ٹمپل" کے پہلے "لیفٹیننٹ کرنل" ہونا چاہئے۔ صفحہ ۴۶۵ پر "بیر بنود" کو "بیر بنو" لکھا گیا ہے۔ اسی طرح صفحہ ۴۶۶ پر کاتب نے "لطیف" کو "لطیفہ" بنا دیا اور "نیشنز" (Nations) کو "ینتنز" نیز "جے ٹالیائے ہیلز" کو "جے ٹالیوا نیر" کر دیا گیا ہے۔ صفحہ ۴۸۶ پر "میجر راورٹی" کو ... "راورنی" لکھا ہے۔ صفحہ ۴۶۹ پر "جیندر رائے" کے پہلے "ٹھکر" ہونا چاہئے۔

صفحہ ۴۷۰ پر "لیجارام مہتہ" کو "مجارام مہتہ" اور صفحہ ۴۷۱ پر "جامی کی یوسف زلیخا" کو "ماجی کی یوسف زلیخا" نیز اسی صفحہ پر "شیو سنگھ سینگر" کو "شیو سنگھ سین گار" اور "دنیش چندر سین" کو "دینیش جندر سین" لکھا ہے۔

بخوفِ طوالت بہت سے صفحات کی بعض اغلاط کو عمداً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

تاہم کوتاہ نتواں کرد کہ ایں قصہ دراز است"۔

یہ ہے ہمارا اس ترجمہ پر جائزہ جو کوئی شک نہیں کہ جناب رحم علی الہاشمی صاحب نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محنتِ شاقہ کے بعد ہمارے سامنے رکھا ہے۔ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ہم اُن کی اس مخلصانہ خدمت کا شکریہ ادا نہ کریں مگر بڑی نافرض شناسی ہوتی اگر ہم اپنے تاثرات کو تاریخ کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے اُن تک نہ پہنچاتے جو اپنے کام کے سلسلے میں دادو تحسین کے نہیں بلکہ مفید مشوروں کے طالب معلوم ہوتے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ فاضل مترجم اور ذمہ دارانِ ترقی اُردو بورڈ ہماری متذکرہ بالامعروضات پر غور فرماتے ہوئے اس نقد و تبصرہ میں جوبات صحیح پائیں آئندہ ایڈیشن میں (بشرطیکہ اس کی نوبت آئے) اس کی تصحیح میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں فرمائیں گے۔

عبدالرؤف خاں (ایم، اے تاریخ)
اودیٔ کلاں ضلع سوائی مادھو پور (راجستھان)

© rasailojaraid.com